

طواف از طلعت رباب

پندرھویں قسط

آبش یونیورسٹی پہنچ کر کافی دیر تک ماہم کا انتظار کرتی رہی۔۔۔ لیکن ماہم یونیورسٹی نہیں آئی۔۔۔ آبش نے اسے کال کی پر کال اٹینڈ نہیں کی گئی۔۔۔ اب آبش کو اس کی فکر ہو رہی تھی۔۔۔ جیسے تیسے کر کے آبش نے لیکچرز لیے اور پھر ڈرائیور کے ساتھ ماہم کے گھر چلی گئی۔۔۔ ماہم کا گھر باہر سے لاک تھا۔۔۔ چونکدار کھڑا تھا۔۔۔ آبش اتر کر اس کے پاس گئی۔۔۔

ان کو سلام کیا۔۔۔ اور پھر پوچھا۔۔۔
”باباجی سب گھر والے کدھر گئے ہوئے ہیں۔۔۔؟؟“

”آبش بی بی آپ کو نہیں پتا ماہم بی بی ہسپتال میں داخل ہیں۔۔۔ وہ تو پرسوں سے ہسپتال ہی ہیں۔۔۔ سارے گھر والے انہی کے پاس ہیں۔۔۔“

باباجی کی بات سن کر آبش کے پیروں کے نیچے سے زمین ہی نکل گئی۔۔۔

Classic Urdu Material

””ماہم ہسپتال داخل ہے۔۔۔؟ لیکن کیوں۔۔۔؟ کیا ہوا ہے اسے۔۔۔؟؟ آبلش نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

””بس بیٹا اچانک کھڑے کھڑے نیچے گر گئی۔۔۔ صاحب لوگ اسے ہسپتال لے گئے۔۔۔ اس کے بعد وہ ابھی تک واپس نہیں آئی۔۔۔“

آبلش نے باباجی کی بات پوری سننے سے پہلے ہی ڈرائیور کو گاڑی سٹارٹ کرنے کا اشارہ کیا۔۔۔ اور بیٹھ کر ہسپتال آگئی۔۔۔

آبلش کی ماما ماہم کو دیکھتے ہی اس کے گلے لگ گئی۔۔۔ اور انھوں نے رونا شروع کر دیا۔۔۔

””آنٹی کیا ہوا ہے۔۔۔؟ ڈاکٹر ز کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔؟؟“

انھوں نے آبلش کو خود سے الگ کیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر بولی۔۔۔

””آبلش تم دعا کرو ناں میری بیٹی بالکل ٹھیک ہو جائے۔۔۔ اسے ہوش نہیں آرہا۔۔۔ اسے پرسوں سے ہوش ہی نہیں آیا۔۔۔ ڈاکٹر ز بہت پریشان ہیں۔۔۔ انھیں لگتا ہے کہ دماغ کے کسی اندرونی حصے کو بھی اس دن نقصان پہنچ گیا تھا۔۔۔ جس کا پتا نہیں چل

Classic Urdu Material

سکا۔۔۔ لیکن ابھی وہ پورے یقین سے نہیں بتا سکے کہ اصل مسئلہ کیا ہے۔۔۔ تم دعا کرو

ناں آتش۔۔۔ اللہ سے کہو ناں کہ اللہ میری بیٹی کو زندگی دے دے۔۔۔“

اب آنٹی اس کے سامنے ہاتھ جوڑے کہے جارہی تھی۔۔۔ آتش نے ان کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے اور بولی۔۔۔

”آنٹی آپ فکر نہ کریں۔۔۔ ماہم بالکل ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔ پہلے بھی تو اللہ نے اسے

زندگی دے دی تھی۔۔۔ اللہ اب بھی زندگی دے گا۔۔۔“

آتش کھڑی کافی دیر انھیں تسلیاں دیتی رہی اور پھر ان کو بٹھا کر خود سائیڈ پر

آگئی۔۔۔ تاکہ اپنی ماما کو کال کر کے ماہم کے بارے میں بتا سکے۔۔۔ وہ کال ملاتے

ہوئے سائیڈ پر آئی تو اس کی نظر ایک لڑکے پر پڑی۔۔۔ وہ بہت گہری نظروں سے آتش کو

دیکھے جارہا تھا۔۔۔ جیسے کسی بات کا شدید غصہ ہو۔۔۔ کم از کم اس کے ایسے دیکھنے سے

آتش کو تو یہی لگا۔۔۔ آتش جتنی دیر کھڑی اپنی ماما سے کال پر بات کرتی رہی وہ لڑکا کھڑا

اسے گھورتا رہا۔۔۔ جیسے اسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔۔۔ اب آتش کو اس کی نظروں

سے خوف آنے لگ گیا تھا۔۔۔ آتش ادھر سے جلدی سے نکل آئی اور آتش کے جاتے ہی

اس لڑکے نے موبائل نکالا اور کال ملانے لگا۔۔۔

Classic Urdu Material

دوسری طرف سے فون اٹھالیا گیا۔۔۔

”تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے۔۔۔“ اس لڑکے نے کہا۔۔

سرپرائز۔۔۔؟ کیسا سرپرائز۔۔۔؟؟“ آگے سے پوچھا گیا۔۔۔۔

”آبش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔“

آبش سارا دن ہسپتال میں رہی۔۔۔ ماہم کو ہوش ہی نہیں آ رہا تھا۔۔۔ اس کے لیے آنے والے کچھ گھنٹے بہت ہی کربٹیکل بتائے جا رہے تھے۔۔۔ آبش کے لب پر ایک ہی دعا تھی کہ اللہ اس کی بہن پر رحم کر دے اور اس کی زندگی بخش دے۔۔۔

رات کا وقت ہو گیا۔۔۔ اب آبش کو گھر جانا چاہیے تھا۔۔۔ ماما بابا کی بھی وقفے وقفے سے کالز آرہی تھیں۔۔۔ آبش جانے کے لیے اٹھی ابھی اس نے سیٹنگ ایریا بھی کر اس نہیں کیا تھا کہ اس کی نظر پھر اس لڑکے پر پڑی۔۔۔ وہ دور کھڑا آبش کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ آبش اسے دیکھ کر بہت خوفزدہ ہو گئی۔۔۔ اب اس لڑکے نے آبش کے قریب آنا شروع کر دیا۔۔۔ آبش تیز تیز قدم اٹھانے لگ گئی۔۔۔ اس لڑکے نے بھی تیز قدموں سے اس کی

Classic Urdu Material

جانب بڑھنا شروع کر دیا۔۔۔ اس لڑکے کی آنکھیں بہت خوف ناک تھیں۔۔۔ ان میں غصے کی شدت تھی۔۔۔ نفرت تھی اور پتا نہیں کوئی ایسی چیز تھی جو آتش کو بہت خوفزدہ کر رہی تھی۔۔۔ آتش نے اب تیزی سے بھاگنا شروع کر دیا۔۔۔ وہ جلدی سے پار کنگ ایریا اپنی گاڑی کے پاس پہنچنا چاہتی تھی۔۔۔ لیکن جب آتش ادھر آئی تو اسے لگا کہ اس نے یہاں آکر اپنی دنیا کی سب سے بڑی غلطی کر دی تھی۔۔۔ وہ جگہ اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی اور وہاں لوگوں کی تعداد بھی کافی کم تھی۔۔۔ آتش کی آنکھوں سے آنسو زار و قطار نکل رہے تھے۔۔۔ بس لب پر ایک ہی دعا تھی کہ اللہ میری عزت کی حفاظت کرنا۔۔۔ اسے اپنی گاڑی بھی آس پاس کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھی۔۔۔ پھر اس کا دماغ نے کام کرنا شروع کیا۔۔۔ وہ گیٹ کی طرف بھاگی۔۔۔ وہاں پر گارڈ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔ اس نے ان کے پاس جا کر روتے ہوئے بتایا۔۔۔

”انکل۔۔۔ انکل۔۔۔ وہ لڑکا کب سے میرا پیچھا کر رہا ہے۔۔۔ پلیز انکل مجھے بچا لیں۔۔۔“

”کون لڑکا۔۔۔ بی بی آپ کس لڑکے کی بات کر رہی ہیں۔۔۔؟“

انکل وہی جو میرے پیچھے آ رہا ہے۔۔۔ انکل پلیز مجھے بچا لیں۔۔۔“

Classic Urdu Material | by Talat Rubab

Tawaaf Novel Episode 15

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

Classic Urdu Material

”بی بی جی کوئی نہیں ہے آپ کے پیچھے۔۔۔ دکھائیں مجھے۔۔۔؟ کون سا لڑکا۔۔۔؟ کس

لڑکے کی بات کر رہی ہیں آپ۔۔۔؟

آبش نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو واقعی وہاں پر کوئی نہیں تھا۔۔۔ اس نے اچھی طرح آس پاس دیکھا پر وہ لڑکا کیا اس کی پر چھائی بھی نظر نہیں آئی۔۔۔

”انکل پتا نہیں وہ یہیں تھا۔۔۔ اب کہاں چلا گیا۔۔۔ مجھے گھر جانا تھا۔۔۔ گاڑی پارکنگ میں کھڑی تھی۔۔۔ وہ لڑکا ہسپتال کے اندر سے میرا پیچھا کر رہا تھا۔۔۔ میں نے سوچا میں گھر چلی جاتی ہوں۔۔۔ ویسے بھی کافی دیر ہو گئی ہے۔۔۔ لیکن جب پارکنگ ایریا پہنچی تو وہاں پر نہ ڈرائیور موجود تھا اور نہ ہی گاڑی۔۔۔ اسلیے آپ کے پاس آگئی۔۔۔“

”بی بی اب آپ کو میں کیا کہوں۔۔۔؟ ہمارے ہسپتال کا بہت نام ہے۔۔۔ اور ہماری سکیورٹی بہت سخت ہے۔۔۔ آپ ہمارے پر بلا وجہ الزام نہ لگائیں۔۔۔ آپ اپنے ڈرائیور کو کال کر کے یہیں بلا لیں۔۔۔ کیوں ہماری روزی پر لات مار رہی ہیں۔۔۔“

آبش کو ان کے سامنے کافی شرمندگی ہوئی۔۔۔ آبش نے ڈرائیور کو کال ملائی جو کہ فوراً اٹھالی گئی۔۔۔ آبش نے انھیں گیٹ پر آنے کو کہا۔۔۔ گاڑی جیسے ہی گیٹ پر پہنچی آبش اتنی ڈری ہوئی تھی کہ ڈرائیور پر چلانے لگی۔۔۔

Classic Urdu Material

”آپ کدھر تھے۔۔؟ آپ کو میں نے پارکنگ میں ہی ویٹ کرنے کا کہا تھا

ناں۔۔۔ پھر آپ کہاں چلے گئے تھے۔۔۔؟

”آبش بیٹا کیا بات کر رہی ہو۔۔۔ میں وہیں کب سے کھڑا آپ ہی کا انتظار کر رہا

ہوں۔۔۔ میں کیسے آپ اکیلی کو چھوڑ کے جاسکتا ہوں۔۔۔؟“

ڈرائیور نے بڑے مودبانہ انداز میں کہا۔۔

گارڈ جو پاس ہی کھڑا تھا غصے سے بولا۔۔۔

”آپ انہیں گھر لے کے جائیں۔۔۔ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ شاید کسی بات کا

صدمہ لے لیا ہے۔۔۔ جو چیز ہوتی نہیں ہے وہ انہیں نظر آتی ہے۔۔۔ اور چیز ہوتی

ہے۔۔۔ وہ انہیں نظر ہی نہیں آتی۔۔۔“

آبش چپ کر کے گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔ کسی سے کوئی بھی بحث کرنا فضول تھا۔۔۔

گھر آکر وہ اتنا تھک چکی تھی کہ کھانا کھاتے ساتھ ہی سو گئی۔۔۔

نواں دن

Classic Urdu Material | by Talat Rubab

Tawaaf Novel Episode 15

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

Classic Urdu Material

صبح تہجد کے وقت وہ اٹھ گئی تھی۔۔۔ تہجد بہت لاڈلی عبادت ہے۔۔۔ اللہ کا بندہ اپنی نیند قربان کر کے اللہ کو یاد کرنے کے لیے اٹھتا ہے۔۔۔ اور اس کی بارگاہ میں جھک جاتا ہے۔۔۔ اللہ کو یہ عمل بہت ہی پسند ہے۔۔۔ پھر شاید ہی کوئی بات ہو جو اللہ اس وقت قبول نہ کرے۔۔۔

آبش نے وضو کیا اور تہجد کی نماز ادا کی۔۔۔ پھر دعا کے لیے ہاتھ بلند کر لیے۔۔۔

”اے شفا دینے والے ذات۔۔۔ اے زندگی دینے والے رب۔۔۔ میری بہن کو زندگی

دے دے۔۔۔ اسے شفا عطا فرما دے۔۔۔ میرے مالک تو سب کی فریاد سنتا ہے

ناں۔۔۔ ایک بار پھر جھولی پھیلانے میں اپنی بہن کی زندگی مانگ رہی ہوں۔۔۔ ہمیشہ کی

طرح میری دعا قبول کر کے میرا مان رکھ لینا۔۔۔“

وہ کتنی ہی دیر۔۔۔ بڑے مان سے اللہ سے دعا مانگتی رہی۔۔۔ کہ اللہ اس کا مان کبھی نہیں

ٹوٹنے دے گا۔۔۔ کیا اعتبار تھا۔۔۔ کیا یقین تھا۔۔۔ یہی یقین ہماری نجات ہے۔۔۔

Classic Urdu Material

جب دعائیں رور و کر دل ہلکا ہو گیا تو وہ اٹھی اور قرآن پاک لے کر بیٹھ گئی۔۔۔ دل کے سکون کے لیے اس سے بہتر کیا ہو سکتا ہے۔۔۔ اور فجر کی اذان ہونے تک وہ قرآن پڑھتی رہی۔۔۔ اس وقت ذہن میں ماہم کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔۔۔ بس ماہم تھی۔۔۔ اور اس کی زندگی کی دعا۔۔۔ اس کی شفا کی التجا۔۔۔ اور بس۔۔۔

آج یونیورسٹی جانے کا بالکل دل نہیں تھا۔۔۔ ماہم کے بغیر لونیورسٹی قید خانہ لگتی تھی۔۔۔ اس نے ہسپتال ماہم کے پاس جانے کا سوچا۔۔۔ پھر کل والا وہ واقعہ اس کے ذہن میں آگیا۔۔۔ وہ لڑکا۔۔۔ اور اس کی وہ آنکھیں۔۔۔ آبلش نے ڈر کر اپنی آنکھیں بند کر لیں۔۔۔ پھر بند آنکھوں کے سامنے ماہم کا چہرہ آگیا تھا۔۔۔

نہیں وہ جائے گی۔۔۔ ضرور جائے گی۔۔۔ ایک لڑکے سے ڈر کر وہ اپنی دوست کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔ اگر اسے ہوش آگیا اور اس نے پوچھ لیا کہ آبلش کدھر ہے تو۔۔۔؟

اسے کتنا برا لگے گا کہ اس کی دوست ہے ہی نہیں اس کے پاس۔۔۔ بس وہ اندھیرا ہونے سے پہلے گھر آ جائے گی۔۔۔ وہ سوچے جارہی تھی اور پھر ہمتی فیصلہ کر لیا کہ وہ ضرور جائے گی۔۔۔ اپنے ماما بابا کو بتا کر وہ ڈرائیور کے ساتھ

Classic Urdu Material

ہسپتال آگئی۔۔ ابھی تک ماہم کے وجود میں کوئی حرکت نہیں ہوئی تھی۔۔ اس کے گھر والے اور ڈاکٹر سب بہت پریشان تھے۔۔ ماہم کے بارے میں سن کر آبلش کو بہت رونا آ رہا تھا۔۔ اسنے رات کتنی دعائیں کی تھیں۔۔ اللہ پاک نے ابھی تک قبول نہیں کی تھی۔۔ لیکن وہ کبھی اللہ سے ناامید ہو جانے والوں میں سے نہیں تھی۔

آبلش کو ہسپتال آئے ہوئے کافی وقت ہو گیا۔۔ وہ تب سے بیٹھی رو کر اللہ سے دعائیں کر رہی تھی۔۔ کافی دیر مسلسل رونے سے آبلش کی طبیعت خراب ہونے لگی۔۔ اسے لگ رہا تھا کہ اس کا سانس بند ہو جائے گا۔۔ اس لیے وہ وہاں سے اٹھی اور چھت پر کھلی فضا میں جانے کا سوچا۔۔ وہ لفٹ کی بجائے سیڑھیوں سے اوپر جا رہی تھی۔۔ لفٹ میں اور سانس بند ہونے کا خدشہ تھا۔۔ چھت فورتم فلور پر تھی اور وہ گرائونڈ فلور سے اوپر جا رہی تھی۔۔ ابھی اس نے دوسرے فلور کی ہی سیڑھیاں چڑھی تھی کہ اسے لگا کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے۔۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا کوئی نہیں تھا۔۔ اس نے اچھی طرح ادھر ادھر دیکھ کر اپنی تسلی کی اور جب مکمل اطمینان ہو گیا کہ کوئی نہیں ہے تو وہ پھر سے سیڑھیاں چڑھنے لگی۔۔ اسنے پیلے رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی اور ساتھ سفید ٹرائزر

Classic Urdu Material

پہنا تھا۔۔۔ اور پیلے رنگ کا ڈوپٹہ حجاب کی طرح لیا ہوا تھا۔۔۔ اس پر یہ رنگ بہت بچ رہا تھا۔۔۔

وہ سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔۔۔ اور اس کی طبیعت مزید بگڑتی جا رہی تھی۔۔۔ اسے محسوس ہونے لگا کہ ابھی اسے قے آجائے گی۔۔۔ اس لیے تیسرے فلور میں ہی کسی واش روم میں جانے کا سوچا۔۔۔ یہاں پر ابھی کنسٹرکشن ہو رہی تھی اس لیے وہاں پر مریض نہیں تھے۔۔۔ آبلش بھاگتی ہوئی واش روم میں آگئی۔۔۔ اب کھڑا ہونا محال تھا۔۔۔ نا جانے کیوں ایسی طبیعت ہو رہی تھی۔۔۔ پہلے تو کبھی بھی یوں نہیں ہوا تھا۔۔۔ آبلش وہیں واش روم کے فرش پر بیٹھ گئی۔۔۔ اور دیوار کے ساتھ ٹیک لگالی۔۔۔ قے آنے کے بعد طبیعت قدرے بہتر ہوئی تھی۔۔۔ وہ اٹھی اور منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔۔۔ اتنے میں واش روم کا دروازہ بجنا شروع ہو گیا۔۔۔ اور آبلش کے اندر خوف کی ایک لہر دوڑی تھی۔۔۔ اس پورے فلور پر کوئی نہیں تھا اور اس طرح یوں دروازہ بجنا۔۔۔ یا خدا۔۔۔ اس کا دل حلق تک آگیا تھا۔۔۔ ایک بار پھر زور سے دروازہ بجا۔۔۔ آبلش نے خوف سے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔ اب لگاتار دروازہ بجنا شروع ہو گیا۔۔۔ آبلش کو ایسا لگا کوئی دروازہ توڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔ یا اللہ یہ کیا ہو رہا تھا۔۔۔ وہ اکیلی ہے

Classic Urdu Material

یہاں۔۔۔ اللہ جی مجھے اکیلے مت چھوڑنا۔۔۔ مجھے ہمت دیں۔۔۔ مجھے اس مشکل وقت سے نکال دیں۔۔۔ وہ مسلسل دعائیں کر رہی تھی۔۔۔

وہ کب تک یوں منہ اٹھائے کھڑی رہے گی۔۔۔ اب دروازہ بھی بجنا بند ہو چکا تھا۔۔۔ اس نے بہت ہمت کی۔۔۔ اور جب مزید کچھ دیر تک دروازہ نہیں بجاتا تو اس نے دروازہ کھول دیا۔۔۔ سامنے وہی لڑکا کھڑا تھا۔۔۔ اور اس کے ہاتھ میں۔۔۔۔۔ آتش کی زوردار چنچ پورے فلور پر گونج گئی۔۔۔ وہ ہاتھ میں ہتھوڑی لیے کھڑا۔۔۔ آتش کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ آتش نے اس کو دیکھتے ہی بھاگنا شروع کر دیا۔۔۔ نیچے جانے کا راستہ دوسری طرف تھا جس طرف وہ لڑکا کھڑا تھا۔۔۔ اس لیے وہ مخالف سمت میں دوڑی۔۔۔ وہ اندھا دھند بھاگ رہی تھی۔۔۔ خوف کے باعث اس کا سارا جسم پسینے سے شرابور تھا۔۔۔ ایک وارڈ سے دوسرے وارڈ۔۔۔ دوسرے سے تیسرے۔۔۔ وہ بس بھاگی جا رہی تھی۔۔۔ اس فلور پر بجلی بھی بس شروع کے وارڈز میں تھی۔۔۔ اگلے کمرے اندھیرے میں ڈوبے ہوئے تھے۔۔۔ آتش کو اندھیرے سے بہت خوف آتا تھا۔۔۔ اور اس وقت حالت ہی کچھ ایسی تھی۔۔۔ اس نے زور زور سے رونا شروع کر دیا۔۔۔ وہ اب مزید آگے نہیں جاسکتی تھی۔۔۔ آگے بہت بھیانک اندھیرا تھا۔۔۔ اس لیے وہ دوسرے راستے سے اپنے پیچھے

Classic Urdu Material

دیکھتی واپسی کے لیے بڑھی کہ اچانک کسی سے زور سے ٹکرائی تھی۔۔۔ اس نے زور سے چیخیں مارنا شروع کر دیں۔۔۔ جس سے ٹکرائی تھی اندھیرے کے باعث اسے دیکھ نہیں پائی تھی۔۔۔ آتش وہاں سے بھاگنا چاہتی تھی لیکن اس کی گرفت مضبوط تھی۔۔۔ ڈر کے مارے سارا وجود کانپ رہا تھا۔۔۔

”آتش جسٹ ریلکس۔۔۔ کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔۔ اتنا کیوں ڈری ہوئی ہیں۔۔۔“

گرفت ڈھیلی ہو گئی تھی۔۔۔ اب اس کا بہت پیار سے ہاتھ پکڑ کر سہارا ہاتھا۔۔۔ یہ لمس۔۔۔ یہ آواز جانی پہچانی تھی۔۔۔ ایک دم سے آتش کی ایک بیٹ مس ہوئی۔۔۔۔۔ پر سانسوں کی رفتار جو پہلے ہی تیز تھی۔۔۔ مزید تیز ہو گئی۔۔۔ وہ آگیا تھا۔۔۔ اللہ نے اسے اس کے لیے مسیحا بنا کر بھیجا تھا۔۔۔ آتش اب ذرا ریلکس ہوئی تھی۔۔۔ کانپنا بند کر دیا تھا۔۔۔ پر وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔ اس نے بھی دوبارہ کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔ بس ہاتھ پکڑ کر اسے پیار سے سہارا ہاتھا۔۔۔ یہ اسے ریلکس کرنے کی ایک کوشش تھی۔۔۔ پھر وہ اسے لیے باہر کی طرف جانے لگا۔۔۔ آتش کو اچانک وہ لڑکا یاد آیا۔۔۔ وہ باہر نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔ باہر وہ ہتھوڑا پکڑے کھڑا تھا۔۔۔ وہ دونوں کو مار دیتا۔۔۔ اس بار اس نے زور سے ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

Classic Urdu Material

”آبش۔۔۔ آپ کیوں ڈر رہی ہیں۔۔۔ میرے ہوتے ہوئے آپ کو کچھ بھی نہیں ہو

سکتا۔۔۔ ڈرنا بند کریں۔۔۔ آئیں یہاں سے چلتے ہیں۔۔۔“

پھر بھی آبش کی گرفت ڈھیلی نہیں ہوئی۔۔۔ وہ واقعی بہت ڈر گئی تھی۔۔۔ اور وہ فی الحال باہر نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔

”آبش آپ مت ڈریں پلیز۔۔۔ اگر آپ باہر نہیں جانا چاہتی تو میں آپ کی بات ہی

مانوں گا ظاہر ہے۔۔۔ لیکن میرے پر اگر تھوڑا سا بھی ٹرسٹ ہے تو میرے ساتھ

چلیں۔۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں میرے ہوتے ہوئے آپ کو ایک خراش بھی نہیں آئے گی۔۔۔“

پتا نہیں ایسا کیا تھا اس میں کہ اس پر یقین کیسے نہ کرتی۔۔۔ وہ اس کے ساتھ چل

پڑی۔۔۔ لیکن ابھی تک ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے چل رہی تھی۔۔۔ اور وہ اس وقت خود کو دنیا کا سب

سے خوش نصیب انسان سمجھ رہا تھا۔۔۔ اس سے بڑی خوش نصیبی کیا ہو سکتی تھی کہ آج

پہلی بار وہ خود اس کے اتنے پاس۔۔۔ اتنے ساتھ کھڑی تھی کہ اس کی سانسوں کی حرارت

Classic Urdu Material | by Talat Rubab

Tawaaf Novel Episode 15

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

Classic Urdu Material

بھی اسے محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ وہ آہل تھا۔۔۔ ہاں آہل۔۔۔ آہش کا آہل۔۔۔ وہ تو اس کا نام سننے سے مہک جاتا تھا۔۔۔ اور اب تو وہ شمع خود پروانے کے پاس آئی تھی۔۔۔ بلاشبہ آہل کے لیے یہ جنت کے پلوں میں سے کچھ پل تھے۔۔۔ وہ اور آہل اس وارڈ میں آگئے جہاں لایٹ آرہی تھی۔۔۔ اس وارڈ میں تین چار بیڈ بے ترتیبی سے پڑے ہوئے تھے۔۔۔ آہل نے ان میں سے ایک بیڈ پر اسے بیٹھایا اور خود بالکل اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔۔۔

دونوں نے ابھی تک ایک دوسرے کو نظریں اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔۔۔
”آہش میں آپ کے لیے پانی لاتا ہوں۔۔۔ آپ ڈرنابند کریں کچھ نہیں ہوگا۔۔۔ اب میں آگیا ہوں۔۔۔“

وہ آہل تھا اور واقعی اس کے ہوتے ہوئے کیسے اس کی آہش کو کچھ ہو سکتا تھا۔۔۔ وہ کچھ نہیں بولی۔۔۔ بس اس کا ہاتھ پکڑے وہیں بیٹھی رہی۔۔۔ اگر آج آہل نہ آتا تو اس کا کیا ہوتا۔۔۔ وہ لڑکا تو اسے مار ہی دیتا۔۔۔ اس سے آگے آہش کا دماغ کام ہی نہیں کر رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

آہل اسے تسلی دینے کے لیے اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔ وہ اسے محسوس کروانا چاہتا تھا کہ وہ اب بالکل محفوظ ہے۔۔۔ آہلش کا سر بہت بھاری ہو رہا تھا۔۔۔ پھر سے عجیب سے گھٹن محسوس ہونے لگی۔۔۔ یہ سب کیوں ہو رہا تھا۔۔۔ پہلے تو کبھی نہیں ہوا تھا۔۔۔ آہلش نے بے دھیانی میں اپنا سر آہل کے کندھے پر رکھا تھا۔۔۔ وہ اب مزید سر کا وزن برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ وہ اس وقت کچھ سوچنے سمجھنے کی کیفیت میں نہیں تھی۔۔۔ بس آہل اسے اس وقت دنیا کی سب سے محفوظ پناہ لگا تھا۔۔۔ اور وہ بہت سکون محسوس کر رہی تھی۔۔۔ لیکن آہل۔۔۔ اس نے جیسے ہی اس کے کندھے پر سر رکھا اس کی ایک بیٹ مس ہوئی۔۔۔ کتنا خوبصورت احساس۔۔۔ اللہ نے کیسے دنیا جہاں کی ساری نعمتیں لا کر اس کی جھولی میں ڈال دی تھیں۔۔۔ جادو نگری سے بھی خوبصورت منظر۔۔۔ بلکہ اس کا سب سے حسین منظر۔۔۔ وہ سفید فراق پہنے۔۔۔ سر پر وہی موتیوں کا تاج پہنے۔۔۔ آہل کے ساتھ یوں ہی بیٹھی تھی۔۔۔ کس قدر خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ آہل کا ہاتھ پکڑے وہ غور سے اس کے ہاتھ دیکھ رہی تھی۔۔۔ اب اس نے بھی آہل کے کندھے پر سر رکھا تھا۔۔۔ دونوں طرف جادو نگری ہی تھی۔۔۔ ہوا سے اس کے بال بار بار اڑ کر آہل کے چہرے سے ٹکراتے تھے۔۔۔ ان کے ٹکرانے سے آہل کی

Classic Urdu Material

سانسوں کی رفتار تیز ہو جاتی تھی۔۔۔ آہل پوری زندگی یوں ہی بیٹھے ہوئے گزار دینا چاہتا تھا۔۔۔ لیکن پھر۔۔۔ جادو نگری والی آہش اٹھتی ہے۔۔۔ اور اس خوبصورت پانی کی جھیل کی طرف چلنا شروع کر دیتی ہے۔۔۔ آنکھوں میں شرارت بھری ہوئی ہے۔۔۔ آہل سے اس کا دور جانا کہاں برداشت ہوتا ہے۔۔۔ وہ بھی اس کے پیچھے چلنا شروع کر دیتا ہے۔۔۔ وہ آرام آرام سے قدم اٹھائے۔۔۔ کوئی دھن گنگنائے چلے جا رہی ہے۔۔۔ اور آہل اس کے قدم کے نشانوں پر اپنے پاؤں رکھتا ہوا۔۔۔ اس کے پیچھے بڑھتا ہے۔۔۔ پھر وہ نیلے پانیوں والی جھیل کے کنارے رک جاتی ہے۔۔۔ جھک کر اپنے ہاتھوں میں پانی بھرتی ہے۔۔۔ پانی ہاتھوں میں لیے وہ مڑ کر شرارت سے آہل کو دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔۔ آہل اس کی شرارت اچھی طرح سمجھ چکا ہوتا ہے۔۔۔ اس کا دل کر رہا ہوتا ہے کہ آہش یہ شرارت کر لے۔۔۔ آہل بہت پیار سے اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہے۔۔۔ جس میں شرارت بھری ہوئی ہے۔۔۔ اچانک ان آنکھوں میں شرارت کی جگہ غصہ آ جاتا ہے۔۔۔ آہل کا دل دہل جاتا ہے۔۔۔ وہ غصے سے پانی اس کے منہ پر پھینکتی ہے۔۔۔ یہ کیا وہ پانی نہیں۔۔۔ بلکہ کالی سیاہی ہوتی ہے۔۔۔ اچانک جھیل کے پانی کا رنگ بھی کالا ہو جاتا ہے۔۔۔ ہر چیز سیاہی میں ڈوب جاتی ہے۔۔۔ اور آہش زور سے چلاتی ہے۔۔۔

”قاتل۔۔۔“

آہل جادو نگری سے باہر آیا۔۔۔ آہل اب بھی اپنا سر اس کے کندھے پر رکھے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ آہل نے اب اس کے چہرے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ کس قدر معصوم اور خوبصورت تھا۔۔۔ اس میں کہیں بھی آہل کے لیے غصہ نہیں تھا۔۔۔ بس وہ پرسکون سے ہو کر۔۔۔ آنکھیں بند کیے۔۔۔ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ جیسے آہل کی پناہ میں کس قدر خوش ہو۔۔۔ پتا نہیں کیوں۔۔۔ آہل کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔۔ وہ اب اسے دیکھ کر جادو نگری میں نہیں گیا تھا۔۔۔ اس آہل کو تو پتا تھا۔۔۔ آہل قاتل ہے۔۔۔ اور جب اسے پتا لگے گا۔۔۔؟؟ آہل اس کے آگے سوچنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ آہل نے اب آہل کے چہرے کو غور سے دیکھا تھا۔۔۔ اس کا چہرہ پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔ آہل کو یہاں شہر وز نے بلایا تھا۔۔۔ وہ کل جب اپنی ماما کو کال کر رہی تھی تب۔۔۔ شہر وز کی نظر اس پر پڑی تھی۔۔۔ وہ اسی ہسپتال میں جاب کر رہا تھا۔۔۔ شہر وز کو وہ کچھ جانی پہچانی لگی۔۔۔ کافی دیر سوچنے اور غور سے دیکھنے پر یاد آیا کہ یہ تو آہل ہے۔۔۔ پھر اچانک اسے وہ رات یاد آئی جب آہل اس سے جدا ہوا تھا۔۔۔ اور سب اس آہل کی وجہ سے ہوا تھا۔۔۔ وہ اسے چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے لندن چلا گیا تھا۔۔۔ اور کس طرح اس کی نکاح میں

Classic Urdu Material

ہوتے ہوئے۔۔۔ کسی غیر محرم لڑکے کے ساتھ رات گئے گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔ شہر وز کو اس پر بہت غصہ آیا تھا۔۔۔ پھر اس نے آہل کو فون کر کے بتایا کہ اس کے لیے سرپرائز ہے۔۔۔ آہش ہسپتال آئی ہوئی ہے۔۔۔ پھر آہل سے بات کرنے پر اسے سچائی کا پتا لگا کہ آہش کسی غیر مرد کے ساتھ نہیں بلکہ اپنے بھائی کے ساتھ تھی۔۔۔ رات کے وقت شہر وز اپنی ڈیوٹی سے فارغ ہو کر فلیٹ پر جا رہا تھا کہ آہش کو دیکھا۔۔۔ آہش کچھ پریشان سی لگی۔۔۔ اسے لگا کہ شاید وہ جس کے لیے ہسپتال آئی ہے۔۔۔ اسے کچھ ہو گیا۔۔۔ وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اس سے پریشانی کی وجہ پوچھنا چاہتا تھا۔۔۔ لیکن اس نے تو شہر وز کو دیکھ کر بھاگنا شروع کر دیا۔۔۔ پھر شہر وز نے پیچھا نہیں کیا۔۔۔ اور اپنی گاڑی میں بیٹھ کر گھر آ گیا۔۔۔

پھر آج اس نے آہش کو پریشانی میں اوپر جاتے ہوئے دیکھا۔۔۔ اوپر کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔ شہر وز کو اس کی فکر ہوئی۔۔۔ آہش کی طبیعت اسے صحیح نہیں لگ رہی تھی۔۔۔ اس لیے وہ اس کے پیچھے آیا۔۔۔ پھر اس نے بھاگتے ہوئے آہش کو واش روم میں جاتے ہوئے دیکھا۔۔۔ وہ گرتے پڑتے عجیب طریقے سے بھاگی تھی۔۔۔ کافی دیر ہو گئی وہ باہر نہیں نکلی۔۔۔

Classic Urdu Material

پھر شہر وزادھر گیا۔۔۔ دروازہ بجایا۔۔۔

”آبش آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟“

پر شاید ساؤنڈ پروف دیواریں ہونے کی وجہ سے کوئی آواز سنائی نہ دی۔۔۔ تقریباً دس

منٹ تک وہ دروازہ بجاتا رہا۔۔۔ اسے لگا۔۔۔ شاید آبش اندر بے ہوش ہو گئی

ہے۔۔۔ اس لیے وہ پاس ہی مستری مزدوروں کی چیزوں میں سے ہتھوڑی نکال لایا۔۔۔ تاکہ

دروازہ توڑ سکے۔۔۔ وہ ابھی دروازے کے قریب گیا بھی نہیں تھا کہ اچانک دروازہ

کھلا۔۔۔ اور آبش نے اسے دیکھ کر چیخیں مارنا شروع کر دیں۔۔۔ شہر وز کو آبش کے اس

ری ایکشن کی سمجھ نہیں آئی۔۔۔ وہ چیخیں مارتی ہوئی بھاگنا شروع ہو گئی۔۔۔ شہر وز کو

اس کی دماغی حالت پر شک ہوا تھا۔۔۔ اتنے میں آہل کا فون آیا۔۔۔ وہ اس کے بلانے پر

ملتان آ گیا تھا۔۔۔ آبش کا سن کر کہاں رہ سکتا تھا۔۔۔ شہر وز نے اسے اوپر بلا لیا۔۔۔ ساری

بات اسے بتائی۔۔۔ آہل اسے ڈھونڈتا ہوا پیچھے آیا تھا۔۔۔ اور پھر وہ اسے اس حالت میں

ملی۔۔۔

Classic Urdu Material

”آبش آپ کس لیے اتنا ڈری ہوئی ہو۔۔۔؟ آپ کی طبیعت ٹھیک ہے نا۔۔۔؟“
دیکھیں میں آگیا ہوں نا۔۔۔ اگر کوئی بھی مسئلہ ہے۔۔۔ آپ مجھے بتا سکتی ہیں۔۔۔“
آبش کا چہرہ یوں پسینے میں بھگادیکھ کر آہل نے پوچھا۔۔۔

آبش نے اپنا سراٹھایا تھا۔۔۔ اس نے اب نظر اٹھا کر آہل کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ آہل کو
اس کی نظریں اس بار بالک مختلف لگی تھیں۔۔۔ ان میں کچھ الگ تھا۔۔۔ کوئی خوبصورت
سارنگ۔۔۔ کوئی بے حد پیارا احساس۔۔۔ کہیں محبت تو نہیں۔۔۔ نہیں اس کی قسمت
اتنی اچھی کہاں ہے کہ آبش اس سے محبت کرے۔۔۔

آبش نے ایک نظر دیکھ کر نظریں جھکا لیں تھیں۔۔۔ اسے آہل آج ہمیشہ سے زیادہ اچھا اور
پیارا لگا تھا۔۔۔

”آبش اگر آپ مجھے بتائیں گی نہیں تو کیسے آپ کی مشکل حل ہوگی۔۔۔؟ میں وعدہ کرتا
ہوں میں آپ کی پریشانی دور کر دوں گا۔۔۔“

”وہ۔۔۔“ ایک بار پھر سارا منظر آبش کی نظروں کے سامنے سے گزرا۔۔۔ اور اس
نے خوف سے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

Classic Urdu Material

”اچھا ٹھیک ہے آپ نہیں بتانا چاہتی مت بتائیں۔۔۔ آجائیں نیچے چلتے ہیں۔۔۔ آپ

کس لیے ہسپتال آئی ہیں۔۔۔؟ سب خیر ہے ناں۔۔۔؟“

”مجھے گھر جانا ہے۔۔۔“

بس آبلش نے اتنا سا ہی کہا۔۔۔ بہت گھبرائی ہوئی آواز تھی۔ آہل سے اب برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ جو آبلش کی حالت ہو رہی تھی۔۔۔

آہل نے بہت پیار سے اسے کھڑا کیا تھا۔۔۔ اور اسے ساتھ لیے نیچے جا رہا تھا۔۔۔ وہ لفٹ کے ذریعے نیچے آگئے۔۔۔ نیچے آکر آہل اسے اپنی گاڑی کی طرف لے آیا۔ تاکہ اسے گھر چھوڑ آئے۔۔۔

”آپ میرے ڈرائیور کو بلا دیں ادھر ہی۔۔۔“

آہل کی گاڑی کے پاس پہنچ کر آبلش نے کہا۔۔۔

”میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں آبلش۔۔۔ آپ کی طبیعت نہیں ٹھیک ہے۔۔۔“

آہل نے اسی پیار بھرے لہجے میں کہا۔

Classic Urdu Material

”نہیں آپ آ لریڈی بہت احسان کر چکے ہیں میرے پر۔۔۔ آپ بھی کسی کام سے ہی آئیں ہوں گے۔۔۔ آپ وہ کام کر لیں۔۔۔ میری فکر نہ کریں۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ ڈرائیور کو کال کر کے ادھر ہی بلا دیں۔۔۔“

اسے اب ہوش آیا تھا۔۔۔ وہ آہل کو اور تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔
”آبش آپ سے بڑھ کر میرے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔“
آہل نے جب کہا تو اس کی آواز بھری ہوئی تھی۔۔۔ اور آبش کی یہ بات سن کر ناجانے کیوں بہت خوشی ہوئی تھی۔۔۔ لیکن پھر بھی وہ آہل کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

”پلیز۔۔۔ آپ ڈرائیور کو بلا دیں۔۔۔“
اب آبش کہہ رہی تھی تو وہ کیسے انکار کر سکتا تھا۔۔۔ اس نے اپنی گاڑی کا دروازہ کھول کر آبش کو بٹھایا۔۔۔ اور خود بونٹ کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا۔۔۔ ڈرائیور کو فون ملانے لگ گیا۔۔۔

Classic Urdu Material

آبش کو آہل کی پشت نظر آرہی تھی۔۔۔ ناجانے اس انسان میں کیا تھا۔۔۔ کوئی جادو تھا شاید۔۔۔ جو وہ خود کو بہت پر سکون محسوس کر رہی تھی۔۔۔ اور اس کی طرف کھینچتی ہی چلی جا رہی تھی۔۔۔ کتنا احترام اور عزت کرتا تھا۔۔۔ اور کتنی قدر۔۔۔ وہ اتنے خالص جذبے کو کب سے ٹھکرا رہی تھی۔۔۔

آہل نے ونڈ سکرین میں سے ایک نظر آبش کو دیکھا تھا۔۔۔ اور دونوں کی نظریں ملی تھیں۔۔۔ آبش اسے دیکھ کر مسکرائی تھی۔۔۔ جس پر آہل نے نظریں جھکا لیں تھیں۔۔۔۔

اتنی عزت کون دے سکتا تھا اسے۔۔۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ جب کل بابا جواب پوچھیں گے تو وہ آہل سے ہی رشتہ قائم رکھنے کا کہہ دے گی۔۔۔

ڈرائیور گاڑی لے کر آگیا۔۔۔ آہل نے آگے جا کر گاڑی کا دروازہ کھولا تھا اور آبش باہر آگئی۔۔۔ اور چل کر اپنی گاڑی کی طرف جانے لگی۔۔۔ پتا نہیں جب بھی وہ دور جاتی تھی آہل کا دل بند ہونے لگتا تھا۔۔۔

”آبش رکیں۔۔۔“

Classic Urdu Material

آہل نے پیچھے سے پکارا تھا۔۔

آبش رک گئی تھی۔۔۔ اور پیچھے مڑی تھی۔۔

اور سوالیہ نظروں سے آہل کی طرف دیکھا تھا۔۔ اور آہل اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔ اس پر

دھوپ پر رہی تھی۔۔۔ اور دھوپ میں اس کا چہرہ کسی ہیرے کی طرح چمک رہا

تھا۔۔۔ ایک بار پھر سے سارے سوال۔۔۔ سارے جواب۔۔۔ سارے الفاظ ختم

ہو گئے تھے۔۔۔ آس پاس کے سارے لوگ بھی غائب ہو گئے تھے۔۔۔ بس وہ تھا

اور اس کی آبش۔۔۔ جو کہ اس وقت اس پیلے رنگ میں اور اس سنہری سورج کی روشنی

میں اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ آہل کا دل کیا وہ پوری زندگی۔۔۔ اسی طرح اس کے سامنے

کھڑی رہے۔۔۔ اور وہ اسے دیکھتا رہے۔۔۔

آہل کو یوں محو دیکھ کر وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ اب کچھ نہیں بولے گا۔۔۔ اس نے آہل کی

طرف دیکھا۔۔۔ مسکرائی اور گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی۔۔۔

Classic Urdu Material

وہ کب کی جاچکی تھی۔۔۔ لیکن آہل کے خیالوں میں وہ اب تک وہیں۔۔۔ اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔ وہ کافی دیر یوں ہی کھڑا۔۔۔ اپنے خیالوں میں کھڑا اسے دیکھتا رہا۔۔۔ ہوش تب آیا جب پیچھے سے کسی نے اس کا کندھا ہلایا۔۔۔

وہ ریشم تھی۔۔۔ جو کھڑی اسے ہلا رہی تھی۔۔۔
”مجھے اندرا کیلا بیٹھا کر تم اپنے دوست سے ملنے گئے تھے ناں۔۔۔ تو یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟“

آہل کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔ اور ریشم وہ مسکراہٹ پہچان گئی تھی۔۔۔
”آہل تم نے ابھی ضرور آتش کو دیکھا ہے۔۔۔ جو اتنا بلبش کر کے مسکرا رہے

ہو۔۔۔ ہے ناں۔۔۔؟“

اور آہل پھر آگے سے مسکرا دیا۔۔۔

”آہل کے بچے۔۔۔ تم نے مجھے نہیں ملوایا۔۔۔؟ میں نے تمہیں کہا تھا ناں۔۔۔ میں نے

بھی ملنا ہے۔۔۔“

وہ اب براسا منہ بنا کر آہل سے کہہ رہی تھی۔۔۔

”اچھا گلی بار ملو اوں گا۔۔۔ ابھی چلو شہر وزویٹ کر رہا ہے ہمارا۔۔۔“

Classic Urdu Material | by Talat Rubab

Tawaaf Novel Episode 15

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

پھر وہ دونوں اندر چلے گئے۔۔۔

آبش گھر آگئی۔۔ گھر آکر فریش ہوئی۔۔ آج کے واقعے کی وجہ سے وہ بہت ڈر گئی تھی۔۔۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اگر آہل نہ آتا تو آج کیا ہو جاتا۔۔۔

پر آہل تو لندن تھاناں۔۔۔ تو ادھر ملتان کیا کر رہا تھا۔۔۔ اور اگر اب ملتان میں ہوتا ہے تو ایک بار بھی وہ میرے سے ملنے نہیں آیا۔۔۔ کیا واقعی وہ بھول گیا ہے۔۔۔؟ یا اس کی محبت ختم ہو گئی۔۔۔ نہیں نہیں آج کیسے وہ مجھے اس حالت میں دیکھ کر ڈر گیا تھا۔۔۔ کیسے اس نے میرا خیال رکھا۔۔۔ وہ محبت ابھی تک ہے۔۔۔ وہ خود سے سوچے جا رہی تھی۔۔۔

پر وہ کب سے گھر آئی ہوئی ہے۔۔۔ اسے ایک بار کال کر کے اس کی خیریت تو پوچھنی چاہیے تھی ناں۔۔۔

رات کو وہ نماز پڑھ کر جائے نماز پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ ماما بابا ہسپتال ماہم کا پتا کرنے گئے تھے۔۔۔ وہ ابھی فی الحال ہسپتال نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔ اس نے صبح سے آہل کی کال کا بہت انتظار کیا تھا۔۔۔ پر آہل کی کال نہیں آئی تھی۔۔۔ وہ اب جائے نماز پر بیٹھی اسی کے

Classic Urdu Material

بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔ کہ اچانک اس کے کمرے کا دروازہ کھلا۔۔۔ آبلش نے مڑ کر پیچھے دیکھا۔۔۔ وہ آہل تھا۔۔۔ ہاں وہ وہی تھا۔۔۔ وہ آگیا تھا۔۔۔ اور اس بار بیک ڈور سے نہیں فرنٹ ڈور سے آیا تھا۔۔۔ اس نے بلیک شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔۔۔ وہ آبلش کو بلیک کلر میں بہت پیار لگا تھا۔۔۔ اس نے آتے ہوئے دروازہ کھلا رہنا دیا۔۔۔ اور صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

آبلش اسے دیکھ کر خوش ہوئی تھی۔۔۔ جو ابھی کچھ دیر پہلے وسو سے آرہے تھے۔۔۔ وہ سب ختم ہوگئے تھے۔۔۔ اس نے آہل کو سلام کیا اور خود جائے نماز فولڈ کر کے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

وہ خاموش بیٹھی آہل کے بولنے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔ پھر آہل نے بول کر خاموشی توڑی۔۔۔

”اب آپ کی طبیعت کیسی ہے۔۔۔؟“

”اب ٹھیک ہے۔۔۔“

”آپ کو کیا ہوا تھا۔۔۔؟ ڈری ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔ سب خیر تھی ناں۔۔۔؟“

آہل نظریں جھکائے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

”جی بس میں ڈرگئی تھی۔۔۔“

بس آبلش نے اتنا بتانا مناسب سمجھا۔۔۔ اگر ہتھوڑی ہوالا واقعہ بتاتی تو یقیناً آہل پریشان ہو جاتا۔۔۔ اور وہ اسے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

”آپ پاکستان کب آئے۔۔۔؟“

آبلش نے آہل سے پوچھا تھا۔۔۔

”ابھی کچھ دن پہلے آیا ہوں۔۔۔ آپ بتائیں انٹی انکل کدھر ہیں۔۔۔؟“

”وہ ماما بابا اسپتال گئے ہوئے ہیں۔۔۔“

”خیر تو ہے۔۔۔؟ کون ایڈمیٹ ہے۔۔۔؟ آپ بھی گئی ہوئی تھیں۔۔۔ اور اب

وہ۔۔۔“

آہل نے پوچھا تھا۔۔۔

آبلش افسردہ ہو گئی۔۔۔

”میری دوست ہے ماہم۔۔۔ وہ جس کام میں نے بتایا تھا ناں کہ کیسے کسی گاڑی نے پیچھے

سے ہماری گاڑی کو ہٹ کیا۔۔۔ وہ ماہم کے جا کر لگی۔۔۔ وہ کومہ میں چلی گئی۔۔۔

Classic Urdu Material | by Talat Rubab

Tawaaf Novel Episode 15

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

Classic Urdu Material

آپ کو پتا ہے جس رات میں نے آپ کو بتایا تھا ناں۔۔۔ اس سے اگلے دن وہ بالکل ٹھیک ہو گئی تھی۔۔۔ میرے ساتھ یونیورسٹی جاتی تھی۔۔۔ میرے گھر بھی آتی تھی۔۔۔ لیکن پھر اچانک پتا نہیں کیا ہوا۔۔۔ وہ بے ہوش ہو گئی۔۔۔ اور ابھی تک ہوش نہیں آیا۔۔۔ ڈاکٹر زکریا کہہ رہے ہیں شاید تب کوئی اندرونی چوٹ لگ گئی تھی۔۔۔ جو پہلے ظاہر نہیں ہوئی۔۔۔ اور اب ہو گئی ہے۔۔۔“

وہ آہل کو بتائے جا رہی تھی۔۔۔ اور آہل پر وہ الفاظ قہر بن کر ٹوٹ رہے تھے۔۔۔ وہ ابھی زندہ تھی۔۔۔ اس رات اس کی دعا قبول کر لی گئی تھی۔۔۔ پر۔۔۔ اسے معاف نہیں کیا گیا تھا۔۔۔ وہ واقعی قاتل تھا۔۔۔ ایک جان اس کے وجہ سے کس قدر تکلیف میں تھی۔۔۔ کتنے درد میں تھی۔۔۔ اس کی روح ایک بار پھر سے کھینچ لی گئی تھی۔۔۔ وہ آج جتنا خوش تھا ناں۔۔۔ اس پر اتنا ہی پھندا تنگ کر لیا گیا تھا۔۔۔

آبش کی آنکھوں میں پہلی بار اسے اپنے لیے اپنائیت۔۔۔ خوشی۔۔۔ کوئی خوبصورت سا رنگ نظر آیا تھا۔۔۔ لیکن وہ آبش کو دھوکے میں نہیں رکھنا چاہتا۔۔۔ وہ اس کے ساتھ سکون سے زندگی گزارنا چاہتا تھا۔۔۔ کسی بھی پچھتاوے کے بغیر۔۔۔ خوشی کی زندگی۔۔۔ وہ آبش کو اندھیرے میں نہیں رکھے گا۔۔۔ وہ آج ہی سچ بتا دے گا۔۔۔ وہ اس

Classic Urdu Material

سے پاؤں میں گر کر معافی بھی مانگ لے گا۔۔۔ لیکن کسی قسم کے جھوٹ پر ہر گز آگے نہیں بڑھے گا۔۔۔ وہ آتش تھی۔۔۔ اس کی آتش۔۔۔ اس کے جسم۔۔۔ اس کی روح کی وارث۔۔۔ اس کا سب جاننے کا حق تھا۔۔۔

آہل کو اس طرح خاموش دیکھ کر آتش نے پھر بولنا شروع کیا۔۔۔

”آپ کو پتا ہے۔۔۔ میری کوئی بہن نہیں ہے نا۔۔۔ لیکن وہ میری بہن

ہے۔۔۔ میرے ہر راز سے آشنا۔۔۔ اس دنیا میں واحد۔۔۔ جسے میرے بارے میں سب کچھ پتا تھا۔۔۔

اسے آپ کے بارے میں بھی پتا تھا۔۔۔ سب کچھ۔۔۔ اور آپ کو پتا ہے۔۔۔ اسے آپ

سے ملنے کا بھی بڑا شوق تھا۔۔۔ پر دیکھیں آپ اب آئیں ہیں۔۔۔ اور کتنے افسوس کی بات

ہے۔۔۔ وہ آپ سے مل ہی نہیں سکتی۔۔۔“

وہ پتا نہیں اور بھی کیا کیا بولے جا رہی تھی۔۔۔ اور آہل کا احساسِ ندامت بڑھتا جا رہا

تھا۔۔۔ پتا نہیں آتش کی باتیں سن کر رونا آ رہا تھا۔۔۔ آج وہ پہلی بار اتنا کھل کر باتیں کر رہی

Classic Urdu Material

تھی۔۔۔ آہل سے اور سنا نہیں گیا۔۔۔ وہ اٹھا اور آہش کے پاس جا کر اس کی ٹانگوں کے پاس گھٹنوں کے بل جا کر بیٹھ گیا۔۔۔

آہش اس کے اس عمل سے گھبرا گئی۔۔۔

”یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟ نیچے کیوں بیٹھے ہیں۔۔۔؟ اٹھیں یہاں سے پلیز۔۔۔ اوپر آکر بیٹھیں۔۔۔“

”آہش سنیں۔۔۔ مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔“

”ہاں تو بات کریں ناں۔۔۔ پر پلیز یوں مت بیٹھیں۔۔۔ آپ یوں میرے قدموں میں نہیں بیٹھ سکتے۔۔۔ رکیں میں ہی آپ کے ساتھ نیچے آکر بیٹھ جاتی ہوں۔۔۔“

آہش کھڑی ہونے لگی۔۔۔

”آہش پلیز پلیز بیٹھ جائیں۔۔۔ میری اوقات آپ کے قدموں میں ہی ہے۔۔۔ میری بات سن لیں۔۔۔ بہت ہمت کر کے کہنے لگا ہوں۔۔۔ پلیز آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں۔۔۔ یوں اتنی محبت جتائیں گی۔۔۔ تو ابھی میرا دل بند ہو جائے گا۔۔۔“

”ہائے اللہ نہ کرے۔۔۔ آپ کو اللہ لمبی زندگی دے۔۔۔ اور آپ کی اوقات میرے پاؤں میں کہاں سے آگئی۔۔۔ آپ کی اوقات میرے ساتھ ہے۔۔۔“

Classic Urdu Material | by Talat Rubab

Tawaaf Novel Episode 15

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

Classic Urdu Material

وہ اٹھی اور اس کے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔۔۔ وہ آہل کے اس طرح اتنے پاس بیٹھی تھی کہ آہل اس کی آنکھوں میں کھو گیا۔۔۔ سارے الفاظ ایک بار پھر سے ختم ہو گئے۔۔۔ بس اس وقت دماغ میں صرف آہل تھی۔۔۔ صرف اور صرف آہل۔۔۔ اور اس سے شدید محبت۔۔۔

وہ آنکھیں جھکائے بیٹھی۔۔۔ اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ آہل کی نظریں اس کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔ وہ ان نظروں کی حرارت محسوس کر سکتی تھی۔۔۔ اسکے یوں دیکھنے سے آہش کی دھڑکنیں تیز ہو گئی تھیں۔۔۔ یقیناً اس کا چہرہ سرخ ہو رہا ہو گا۔۔۔

آہل محو بیٹھا۔۔ اسی میں کھویا ہوا دیکھی جا رہا تھا۔۔ آہش کو یاد آیا اس نے کوئی بات بتانی تھی۔۔۔۔۔
”آہل۔۔۔۔۔“

پہلی بار اس کا نام پکارا تھا۔۔۔ ہیرے کا ایک موتی آہل کی آنکھ سے بہا تھا۔۔۔ اس موتی کی قیمت کا اندازہ کوئی بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ آبلش نے پہلی بار اسے نام سے پکارا تھا۔۔۔

”آہل آپ نے کیا بات بتانی تھی۔۔۔؟“

Classic Urdu Material

جادو کا اثر ٹوٹا تھا۔۔۔ وہ ہوش میں آیا تھا۔۔۔ وہ اب اس کو کیسے بتا سکتا تھا۔۔۔ اس میں اب ذرا بھی ہمت نہیں تھی۔۔۔ ماہم کا سچ بتانے کی۔۔۔ اس لیے وہ اٹھا۔۔۔ اور واپس چلا گیا۔۔۔ اور آہش اسے جاتا ہوا دیکھتی رہی۔۔۔ اسے پتا تھا وہ اب نہیں بولے گا۔۔۔ اتنا تو وہ جان ہی گئی تھی۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

Classic Urdu Material | by Talat Rubab

Tawaaf Novel Episode 15

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com